ہے' اور صاف صاف الفاظ میں انسان کے اس حق کا انکار کرتا ہے کہ جن معاملات کا فیصلہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کردیا ہو' ان میں وہ خود اپنی رائے سے کوئی فیصلہ کرے"۔

(اسلامی ریاست صفحہ ۴۴۰)

پھر اس بحث کو آگے بڑھاتے ہوئے صاف الفاظ میں انہوں نے کہا

"یہی محمدی تعلیم (یعنی قرآن و سنت) وہ بالاتر قانون (Supreme Law) ہے جو حاکم اعلیٰ کی مرضی کی نمائندگی کرتا ہے۔"

(اسلامی ریاست صفحہ ۴۴۰)

یہ چند اقتباس اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں کہ قرآن و سنت کو بالاتر قانون تسلیم کرنا ہمارے مطالبہ میں ہمیشہ شامل رہا ہے۔ البتہ مخصوص حالات کی بناء پر جس موقع پر جتنی بات منوائی جاسکی اس کی کوشش کی گئی۔ سابقہ ۴۰ سال کے تجربے سے یہ سبق ملتا ہے کہ قانون اور دستور میں واضح الفاظ میں شریعت کو بالاتر قانون تسلیم کیا جانا ضروری ہے۔ یہی وہ صورت ہے جس میں مقننہ اور عدلیہ دونوں نفاذِ شریعت کے عمل میں بیک وقت مؤثر ہو سکیں گے۔

## ایک ضروری تصحیح

### رسائل و مسائل حصہ اوّل

ایک نیک دل کرم فرما نے خط میں توجہ دلائی ہے کہ رسائل و مسائل حصہ اوّل ص ۶-۳۹۵ پر سورۂ توبہ کی آیت ۲۴ کے نقل کرنے میں ایک لفظ چھوٹ گیا ہے۔ یعنی قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَاؤُکُمْ وَاَبْنَاؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ ..... الخ ... میں لفظ ازواجکم درج نہیں ہوا جو اخوانکم کے بعد اور عشیرتکم سے پہلے ہونا چاہئے۔ مزید لغزش یہ ہوئی کہ ترجمے میں اخوانکم اور ازواجکم' دونوں کا ترجمہ غائب ہے۔

ان اغلاط کی تصحیح کے لئے اسلامک پبلیکشنز کو مطلع کر دیا گیا۔

بعدازاں ہم نے ترجمان القرآن جلد ۲۷ عدد ۱'۲ (ماہ جولائی و اگست ۴۵ء) کے رسائل و مسائل کے صفحات کو دیکھا جہاں سے یہ سوال جواب نقل ہوا تھا۔ اس میں آیت ۲۴ (سورہ توبہ) تو مستفسر نے اپنے خط میں لکھی ہے اور وہی لفظ ازواجکم کو چھوڑ گئے ہیں۔ پروف ریڈر بھی اس غلطی پر متوجہ نہ ہو سکے۔ لیکن آیت کا ترجمہ وہاں ٹھیک درج ہے۔ معلوم نہیں اس میں غلطی کس طرح پیدا ہوئی۔

ویسے اگر یہ مولانا مودودیؒ کی تحریر ہوتی تو غالباً وہ خود چیک کرتے۔

قارئینِ ترجمان القرآن میں سے جو اصحاب فائل رکھتے ہوں وہ متعلقہ شمارہ میں تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ)